© rasailojaraid.com

نقش آغاز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحق نے اپنی زندگی کا گیارھواں ورق پلٹا اور کتاب زندگی کی ایک دہائی گویا پلک جھپکتے ہی مکمل ہوگئی۔ کان لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار۔ ابھی کل کی بات معلوم ہوتی ہے کہ الحق نے دعوت حق و اعلاء کلمۃ اللہ کی خاردار وادی میں قدم رکھا۔ وسائل و اسباب کی کوئی پونجی جادہ حق کے اس مسافر کے پاس نہ تھی سوائے رحمت حق کی آس کے، جو سب سے بڑی متاع فوز و فلاح ہے۔ دس سالہ سفر کے اس کٹھن ادوار اور مراحل میں بھی توفیق ایزدی تھی جو شامل حال رہی اور اس کی مدد سے راہ کی دشواریاں اور صعوبتیں آسان ہوتی رہیں۔ رہروان راہ حق کی آزمائشیں بھی کتنی کڑی ہوتی ہیں۔؟ قدم قدم پر گھاٹیاں منزل بہ منزل [illegible] مادی و طمع کی نظر فریبیاں، کانٹے ہی کانٹے مگر اس سفر کی آبرو تو یہی ہے کہ دامن سمیٹ کر منزل مقصود تک پہنچنے کی جہد مسلسل میں لگے رہیئے۔ اور ع تادم آخر دمے فارغ مباش۔ کہ زاد راہ بنائیے۔ مشکلات اور امتحانات کو نہ صرف یہ کہ خاطر میں نہ لائیے بلکہ ——— ع کون ہے جو ایک اگر میرے ساتھ ہے کا ورد کرتے ہوئے مخلوق کی ہر داد و ستائش اور تمام ظلم و ستم سے صرف نظر کیجئے کہ ؎

روشن کشادہ باید و پیشانی فراخ
آنجا کہ دیلمہا ہائے یداللہ می زند

الحق نے زندگی کے اس عشرۂ کاملہ میں ساڑھے سات ہزار صفحات شائع کئے۔ انسان خطاؤں کا پتلا ہے۔ معلوم نہیں کہاں کہاں ٹھوکر لگی، کہاں کہاں لغزش ہوتی۔ مگر عزم ہر حال میں نیکی کو پھیلانا اور شر کو مٹانا ہی رہا ——— الحمدللہ کہ الحق کی کسی سطر کے پیچھے مادی طمع، فانی مخلوق سے خوف اور اظہار حق میں مداہنت یا مصلحت کوشی نہیں رہی۔ وانما الاعمال بالنیات۔ جو ذات دلوں کا بھید جانتی ہے، اس کی رحمتوں سے قوی امید ہے کہ لغزشوں اور زلتوں سے بھی درگزر فرماویں گے۔ الحق کی قندیل جس وقت روشن ہوئی تھی آج دس سال بعد اس کی لو اس کی چمک اور اس کی روشنی کی ضرورت پہلے دن سے بھی زیادہ بڑھ گئی ہے کہ ظلمتوں کے سائے بھی مرور ایام کے ساتھ گہرے ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ یہ دور [illegible] الانتقام ہے، خدا فراموش مادہ پرست تہذیب و تمدن بھی اپنی طغیانی اور سرکشی کی آخری حدود پر پہنچ رہا ہے۔

© rasailojaraid.com